تلخ وشیریں

چائے اور اس کی اقسام

ثناء اللہ سیالکوٹی

"کھانے کے بعد چائے پینا فرض ہے" یہ جملہ مولانا محمود احمد میرپوری نے ایک مجلس میں کہا۔ جہاں کھانے کے بعد ایک ساتھی نے پوچھا اب چائے بھی پئیں گے۔ چائے واقعی ہماری خوراک کا حصہ بن چکی ہے۔ چائے کے بغیر کھانے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کوئی بھی مجلس ہو، کوئی بھی اجتماع ہو، کسی بھی پارٹی میں جائیں، خواہ خوشی کی ہو یا غمی کی، دینی ہو یا سیاسی، وہاں چائے کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر وہ پارٹی یا مجلس ادھوری اور پھیکی لگتی ہے۔ چائے تو اب دوستی، مہمان نوازی کی علامت، تعلقات بحال کرنے کا ذریعہ، روٹھے ہوؤں کو منانے کی نشانی، کام چوروں کو آرام کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ بے کاروں کے لئے وقت گزاری، گپ شپ لگانے کا اچھا ذریعہ، شاعروں، ادیبوں، سیاستدانوں کو گفتگو کرنے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع یہی دیتی ہے۔ رشوت خوروں کی جیبیں چائے کے نام ہی سے بھرتی ہیں، سردی سے ٹھٹھرے ہوؤں کو گرم یہی کرتی ہے، بیماروں کے لئے نسخۂ اکسیر یہی ہے، غرضیکہ اس کے بہت سارے فوائد ہیں۔ ہم اس بحث میں الجھنا نہیں چاہتے۔ چائے کا پودا کس نے دریافت کیا تھا، چائے پہلے چین میں پینا شروع ہوئی یا کسی اور ملک میں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں، دریافت ہو گئی، جس نے بھی کی، اب اتنی کثرت کے ساتھ پی جانے لگی ہے، دنیا کا شاید ہی کوئی کونہ ہو گا جہاں یہ پی نہ جاتی ہو، پنجاب کے دیہاتوں میں بھی لسی کی جگہ اس نے لے لی ہے۔

چائے کے لئے پہلے ان خصوصیات کا ہونا ضروری تصور کیا جاتا تھا، لبریز، لب سوز، لب دوز ہو، کپ بھرا ہونا چاہیئے، اتنی گرم ہو، ہونٹ بھی نہ جلیں، اتنی چینی ہو پیتے وقت ہونٹ چپک جائیں۔ اب زمانہ کی ترقی کے ساتھ یہ خصوصیات ختم ہو گئی ہیں، اب تو بڑے بڑے مگ ہیں، ٹھنڈی کر کے پینا آداب میں شامل ہے، شوگر کی بیماری کی وجہ سے چینی کم استعمال کرتے ہیں، چائے بنانے اور پینے کے مختلف ممالک میں الگ طریقے ہیں، ان کے آداب بھی الگ ہیں، جس ملک میں جائیں وہاں چائے پینے کے آداب بھی آنے چاہیئں تاکہ خفت نہ اٹھانی پڑ جائے۔ جیسا کہ ہمارے ساتھ سعودی عرب میں ہوا، دوبارہ چائے نہیں پینی ہو تو کپ کے اوپر ہاتھ رکھیں سر کو ہلائیں، پھر وہ سمجھیں گے کہ یہ دوبارہ چائے نہیں لینا چاہتے۔

چائے کی بہت اقسام ہیں، ان میں کچھ نئی بھی ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

○ عربی چائے: چھوٹے چھوٹے گلاسوں، کپوں میں پی جاتی ہے، عربی اور پٹھان لوگ سارا دن پیتے رہتے ہیں

○ پاکستانی چائے: چائے کے ساتھ دودھ شوگر ڈال کر پکایا جاتا ہے، جس سے چائے کا اثر زائل ہو جائے، پانی برائے نام ہوتا ہے۔

○ انگلش چائے: پتلی سی چائے، جو دودھ اور شوگر کے بغیر ہوتی ہے، عموماً ماڈرن لوگ پیتے ہیں۔

○ کاروباری چائے: چالاک دوکاندار سیدھے سادھے گاہکوں کو پھنسانے کے لئے پلاتے ہیں، پھر انہیں خوب لوٹتے ہیں۔

○ سیاسی چائے: لیڈر حضرات سیاسی جماعتوں کو اکٹھا کرنے، اتحاد بنانے کے لئے سیاسی لیڈروں کو پلاتے ہیں۔

○ دینی چائے: علماء کرام دیگر جماعتوں کے علماء کو بلاتے ہیں، جب انہوں نے اتحاد کا ڈھنڈورا پیٹنا ہو، چاند تلاش کرنا ہو، یا کسی ملک سے درآمد کرنا ہو۔

○ عالم فاضل چائے: چائے کے ساتھ اگر بسکٹ، کیک، انڈے اور دیگر لوازمات ہوں تو سمجھ لیجئے یہ عالم فاضل ہے۔

○ اہل حدیث (وہابی) چائے: سوائے چائے کے اور کچھ نہ ہو، ایک آدھا خشک بسکٹ ہو، ایسی چائے سے تو دماغ خشک ہو جائے۔

○ بریلوی چائے: جس چائے کے ساتھ تمام لوازمات ہوں، پکوڑے، سموسے، کباب، روسٹ، کھیر حلوہ، سوئیاں، بسکٹ وغیرہ، ان کی سادہ چائے میں چیزیں ہوتی ہیں۔ ان کے بغیر مشائخ کے حلق سے چائے نہیں اترتی۔

○ دیوبندی چائے: پتلی سی چائے کے علاوہ کچھ بسکٹ اور پکوڑے بھی ہوں، دونوں کے درمیان ہو، کچھ چیزیں اہل حدیث چائے، کچھ بریلوی چائے کی جمع ہوں۔

قارئین کرام! حیران نہ ہوں، خیالات، نظریات کا اثر نہ صرف لباس بلکہ خوراک میں بھی ہوتا ہے، اس کا اندازہ لگانا ہو تو کسی دینی کانفرنس میں جا کر دیکھ لیں، اہل حدیث کانفرنس، جلسوں میں سوائے ایک کھانے کے کچھ نہیں ہوتا، یعنی اس میں بھی وحدت ہوتی ہے، کسی بریلوی مکتب فکر کی کانفرنس میں جا کر دیکھیں مختلف قسموں کے کھانے آپ کو ملیں گے، خصوصاً حلوہ، کھیر تو ضرور ہو گی، یہی چائے میں بھی نمایاں ہوتی ہے۔

چائے کے چھوٹے سے پودے نے دنیا میں کس طرح معاشی انقلاب برپا کیا ہے، کتنے لوگوں کو روزگار مہیا کیا ہے، مٹھائی، بسکٹوں کی کتنی دکانیں اس کی وجہ سے چل رہی ہیں، ہوٹلوں میں رونق اسی کی بدولت ہے، انسان کو چاہیئے اس چائے کے پودے سے عبرت حاصل کرے، اس طرح لوگوں کو فائدہ پہنچائے، اسی کی طرح اتحاد کی علامت، اخوت و محبت بڑھانے کا ذریعہ ہو، یہ بھی مشہور ہے "اس چائے کو چاہ میں ڈالو جس چائے میں چاہ نہ ہو"۔